روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ یکم ستمبر 2001ء 12 جمادی الثانی 1422 ہجری- یکم تبوک 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 198

معاف کر دیا

فتح مکہ کے موقع پر سہیل بن عمرو کا نام مجرموں کی فہرست میں شامل تھا اس نے گھر کے کواڑ بند کر لئے اور اپنے مسلمان بیٹے کو پیغام بھیجا کہ رسول اللہؐ سے میری جان بخشی کراؤ- چنانچہ رسول اللہؐ نے اسے امان عطا فرمائی اور پھر سہیل نے اسلام قبول کر لیا- اور حضورؐ نے جنگ حنین کے مال غنیمت سے انہیں سو اونٹ بھی عطا فرمائے-

(مستدرک حاکم جلد 3 ص 281)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انبیاء میں مخلوق سے ہمدردی

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایک طرف انبیاء ورسل اور خدا تعالیٰ کے مامورین اہل دنیا سے نفور ہوتے ہیں اور دوسری طرف مخلوق کے لئے ان کے دل میں اس قدر ہمدردی ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کے لئے بھی خطرہ میں ڈال دیتے ہیں اور خود ان کی جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں فرماتا ہے لعلک باخع نفسک (-) (الشعراء: 4) یہ کس قدر ہمدردی اور خیر خواہی ہے- اللہ تعالیٰ نے اس میں فرمایا ہے کہ تو ان لوگوں کے مومن نہ ہونے کے متعلق اس قدر ہم وغم نہ کر- اس غم میں شاید تو اپنی جان ہی دے دے- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمدردی مخلوق میں کہاں تک بڑھ جاتے ہیں- اس قسم کی ہمدردی کا نمونہ کسی اور میں نہیں پایا- یہاں تک کہ ماں باپ اور دوسرے اقارب میں بھی ایسی ہمدردی نہیں ہو سکتی-

مخلوق تو انہیں کاذب اور مفتری کہتی ہے اور وہ مخلوق کے لئے مرتے ہیں- یقیناً یاد رکھو کہ یہ ہمدردی والدین میں بھی نہیں ہوتی اس لئے کہ وہ جب دیکھتے ہیں کہ اولاد سرکش اور نافرمان ہے یا اور نقص اس میں پاتے ہیں تو آخر اسے چھوڑ دیتے ہیں مگر انبیاء رسل کی یہ عادت نہیں وہ مخلوق کو دیکھتے ہیں کہ ان پر حملہ کرتی اور ستاتی ہے- لیکن وہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قدر دعا کرتے تھے جس کا نمونہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے- اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے دل میں ایک پیاس لگا دی تھی کہ لوگ مسلمان ہوں اور خدائے واحد کے پرستار ہوں-

انبیاء کی جذب و کشش اور اس کے اثرات

جس قدر کوئی نبی عظیم الشان ہوتا ہے اسی قدر یہ پیاس زیادہ ہوتی ہے اور یہ پیاس جس قدر تیز ہوتی ہے اسی قدر جذب اور کشش اس میں ہوتی ہے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم الانبیاء اور جمیع کمالات نبوت کے مظہر تھے اسی لئے یہ پیاس آپ میں بہت زیادہ تھی اور چونکہ یہ پیاس بہت تھی اسی وجہ سے آپ میں جذب اور کشش کی قوت بھی تمام راستبازوں اور ماموروں سے بڑھ کر تھی جس کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ آپؐ کی زندگی ہی میں کل عرب مسلمان ہو گیا- یہ کشش اور جذب جو مامورین کو دیا جاتا ہے وہ مستعد دلوں کو تو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور ان لوگوں کو جو اس سے حصہ نہیں رکھتے دشمنی میں ترقی کرنے کا موقعہ دیتا ہے-

(ملفوظات جلد چہارم ص 420)

قاعدہ یسرنا القرآن کی افادیت

قاعدہ یسرنا القرآن مرتبہ حضرت پیر منظور محمد صاحب حضرت مسیح موعود کی زندگی میں تیار ہوا تھا اور دنیا بھر میں احمدی اس بات کے گواہ ہیں اور اس کا تجربہ رکھتے ہیں کہ اگر اس قاعدہ یسرنا القرآن کو صحیح طور پر بچہ کو پڑھا دیا جائے تو چار سے چھ سال تک کا بچہ آسانی سے چھ ماہ میں قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہے- جماعت میں سینکڑوں ہزاروں بچے ہیں جنہوں نے اپنے والدین کی توجہ اور دعا سے جہاں وہ چار سال یا چھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ پڑھ چکے ہیں وہاں وہ صحیح تلفظ سے اردو پڑھنا بھی شروع کر دیتے ہیں چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے تجربہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"انس میرا بڑا لڑکا ہے- سب سے پہلے اسی پر یسرنا القرآن پڑھانے کا تجربہ کیا گیا تھا- چھوٹا بچہ ہی تھا- جو اس عمر کو پہنچا کہ قاعدہ پڑھ سکے چنانچہ اس نے چھ ماہ کے اندر قاعدہ بھی پڑھ لیا اور قرآن کریم ناظرہ بھی-" (رپورٹ مشاورت 1970ء ص 115)

پھر فرماتے ہیں-

"جماعت کو بحیثیت جماعت قرآن کریم سکھا دینا چاہئے ان کے رگ وریشہ میں قرآن کریم سرایت کر جانا چاہئے بلکہ ان کی شریانوں میں خون بھی قرآن کریم کے نور کا بہنا چاہئے .... احمدی کی رگوں میں جو قرآن کریم کا نور بہنا چاہئے وہ گردش میں ہو تب ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر سکتے ہیں تب ہی ہم ساری دنیا میں (دین) کو غالب کرنے کی اس ذمہ داری کو نباہ سکتے ہیں"

(رپورٹ مجلس مشاورت ص 115، 1970ء)

احباب جماعت کو اس بے نظیر قاعدہ کے ذریعہ اپنے بچوں اور بڑوں کو قرآن کریم سکھا کر رضائے الٰہی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کرنی چاہئے-

(نظارت تعلیم القرآن)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 172

برصغیر کے مایہ ناز ادیب، افسانہ نگار، شاعر اور نقاد ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اورینوی (ولادت 19 اگست 1910ء وفات 31 مارچ 1977ء) کے والد معظم حضرت سید وزارت حسین صاحب حضور کے رفقاء میں سے تھے آپ کو عرصہ تک صوبہ بہار کی نائب امارت کے فرائض بجالانے کا شرف حاصل ہوا- اسی زمانہ میں آپ نے جلسہ سالانہ قادیان کے بابرکت اور مقدس ایام میں "بیت اقصیٰ" میں "ذکر حبیب" کی ایک پرکیف اور انقلاب انگیز مجلس سے خطاب فرمایا-

ذیل میں اخبار الحکم 28 جنوری 1938ء صفحہ 3-4 سے تاریخی خطاب کے واقعات سپرد قرطاس کئے جا رہے ہیں- پڑھیے اور قلب وبصیرت کی آنکھوں سے ایک صدی قبل کے قادیان کی مقدس بستی اور امام الزمان کا نظارہ دیکھیے- ؎

دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

نوٹ: حضرت سید وزارت حسین صاحب نے یکم مئی 1975ء کو انتقال کیا اور اب بہشتی مقبرہ قادیان میں ابدی نیند سو رہے ہیں-

بذریعہ خط بیعت

"میں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت تو 1900ء میں بذریعہ خط کی تھی- 1901ء کی جنوری یا فروری میں جہاں تک مجھے یاد ہے میں قادیان آگیا تھا خط وکتابت کے ذریعہ صرف حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے شناسائی تھی- کیونکہ انہی کے ذریعہ مجھے اپنی بیعت کی قبولیت کا علم ہوا تھا- اور انہی کے ذریعہ میں نے قادیان آنے کا راستہ معلوم کیا تھا-

اس زمانہ میں بٹالہ میں گاڑی رات کے بارہ بجے آتی تھی- میں رات کو بٹالہ میں اترا- اور سرائے میں ٹھہرا- صبح نو دس بجے یکہ میں سوار ہو کر قادیان پہنچ گیا"-

قادیان میں آمد

"قادیان میں پہنچ کر میں نے مولوی عبدالکریم صاحب کا پتہ دریافت کیا- کسی نے بتلایا کہ وہ (بیت) مبارک کے اوپر رہتے ہیں- حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی ان ایام میں یہیں آئے ہوئے تھے- اس وقت مولوی عبدالکریم صاحب سے تو ملاقات نہ ہوئی- مگر مولوی محمد علی صاحب جو گول کمرے کے اوپر رہتے تھے ملا اور وہیں ٹھہر گیا- کھانا لنگر خانہ سے آیا جو میں نے کھا لیا-

ظہر کی نماز سے قبل حضرت مولوی عبدالکریم صاحب چھت پر آئے تو ان سے ملاقات ہوئی- پھر ان کی تحریک پر میرا قیام نواب صاحب کے مکان میں جو اس وقت کچا تھا ہوا- اس وقت نواب صاحب کے مکان کے صرف دو کمرے تھے- ایک میں مولوی محمد احسن صاحب ٹھہرے ہوئے تھے اور دوسرے میں میں ٹھہرا ہوا تھا-

حضور کی طبیعت ان ایام میں ناساز تھی- اسی لئے دو روز تک ملاقات نہ ہو سکی- اگرچہ حضور ان ایام علالت میں بھی نمازوں میں تشریف لایا کرتے تھے"-

حضور سیر کو تشریف لائے

"تیسرے دن اعلان ہوا کہ حضور سیر کو تشریف لے جائیں گے- چھوٹی (بیت) کے پاس مخالفین نے ایک دیوار کھڑی کر دی تھی- راستہ مسدود تھا- اس لئے ہم سب لوگ مرزا سلطان احمد صاحب کے مکان کی نکڑ پر کھڑے حضور کا انتظار کر رہے تھے- مولوی محمد علی صاحب مولوی محمد احسن صاحب- حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور دوسرے احباب حضور کا انتظار کر رہے تھے- اس وقت غالباً سات یا آٹھ بجے صبح کا وقت تھا- کہ حضرت اقدس مسیح موعود تشریف لائے- حضور نے ایک بڑا کوٹ پہنا ہوا تھا- چھڑی ہاتھ میں تھی- سفید پگڑی زیب سر تھی- مولوی محمد احسن صاحب نے مجھے پیش کیا- تو میں نے السلام علیکم عرض کیا- حضور نے جواب دیا اور مجھے مصافحہ کا شرف بخشا"-

یہ تو ایک نشان ہے

"مولوی محمد احسن صاحب نے یہ کہہ کر مجھے پیش کیا- کہ یہ صوبہ بہار سے آئے ہیں- جہاں مولوی حسن علی صاحب مرحوم مشنری کے بعد اور کوئی احمدی نہیں ہے- نہ وہاں کوئی جماعت ہے- یہ اول المکفرین مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے خاندان سے ہیں- (درحقیقت مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی صوبہ بہار کے رہنے والے تھے- اور رشتہ میں میرے نانا تھے- اور میرے بڑے بھائی کی شادی ان کی بڑی بھتیجی سے ہوئی تھی- اسی زمانے میں مولوی نذیر حسین صاحب نے حضرت اقدس کی بڑی مخالفت کی تھی) یہ سن کر حضور نے فرمایا:-

یہ تو ایک نشان ہیں پھر فرمایا یہ اگرچہ تنہا ہیں مگر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہاں ایک جماعت بنادے گا-

چنانچہ ایک سال کے اندر اندر بھاگلپور اور مونگھیر میں جماعت بن گئی- اور جس طرح خدا تعالیٰ کے پیارے مسیح موعود نے فرمایا تھا- ہم وہاں اکیلے نہ رہے-

حضور کا علم عربی

"اس زمانے میں حضور اعجاز المسیح تصنیف فرما رہے تھے- اور اس کے پروف مولوی محمد احسن صاحب امروہی بھی دیکھا کرتے تھے- ایک واقعہ مجھے یاد ہے- کہ مولوی محمد احسن صاحب کو پروف دیکھتے ہوئے کسی جگہ حضور کی عبارت میں یہ شبہ ہوا کہ جو لفظ حضور نے استعمال کیا ہے اس کا صلہ آنا چاہئے- مگر حضور نے استعمال نہیں فرمایا- مولوی صاحب حضرت اقدس کے پاس پروف لے کر گئے اور اپنا شبہ پیش کیا- حضور نے فرمایا-

"جو کچھ میں نے لکھا ہے صحیح ہے آپ لغت کی کتابیں دیکھ لیں"-

چنانچہ مولوی صاحب واپس بہت سی لغت کی کتابیں لائے اور مولوی صاحب نے لغت کی کتابوں کی چھان بین کی- اور پھر حضور کے پاس گئے- اور عرض کی کہ بے شک میری غلطی تھی- اور جو کچھ حضور نے لکھا ہے وہ صحیح ہے"-

میری دستی بیعت

"اس قیام کے دوران میں میں نے کئی دفعہ خود عرض کی- اور کئی دفعہ مولوی عبدالکریم صاحب کی معرفت حضور کی خدمت میں عرض کی کہ میری بیعت لی جائے- لیکن حضور یہی فرماتے ابھی جلدی کیا ہے ٹھہرو- غالباً میرے آنے کے بعد پہلا یا دوسرا جمعہ تھا- جمعہ (بیت) اقصیٰ میں ہوا اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھایا- نماز کے بعد حضرت مسیح موعود نے فرمایا اب تمہاری بیعت لی جائے گی- میں **حضور کے** سامنے بیٹھ گیا- اگرچہ اس وقت اور لوگ بھی بیعت کرنے والے تھے- مگر خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر کہ حضور نے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیا- اور باقی لوگوں کے ہاتھ میرے ہاتھ پر تھے- اور کچھ حضرت کے ہاتھ پر بیعت کے وقت میں نے محسوس کیا کہ **ایک روشنی حضور کی روح پاک سے نکل کر میرے جسم میں سرائت کر رہی ہے-**

اس وقت مجھے بڑی خوشی محسوس ہوئی بیعت کے بعد آپ دعا فرما رہے تھے کہ ڈاک والے نے ایک تار پیش کیا- مفتی محمد صادق صاحب نے تار لے کر حضور کی اجازت سے کھولا- اور خلاصہ مضمون حضور کو سنایا- کہ یہ تار سید وزارت حسین صاحب کے والد کا ہے- اور ان کی خیریت دریافت کی ہے- حضور نے فرمایا:-

ان کی خیریت سے بذریعہ تار اطلاع دے دو-

میں چونکہ بغیر اجازت گھر سے چلا آیا تھا- اس لئے والد صاحب نے دریافت حال کے لئے تار دیا تھا"-

اعجاز المسیح کی تقسیم

"ایک ماہ کے بعد میں یہاں سے روانہ ہوا- میرے ساتھ ایک امروہہ کے تاجر کتب الٰہی بخش نامی بھی تھے- حضور کو یہ علم ہوا کہ ہم دہلی ہو کر جائیں گے- تو حضور نے ہم دونوں کو پانچ جلدیں اعجاز المسیح کی دیں کہ دہلی کے پانچ معروف عالموں جن کے نام حضور نے ہم کو نوٹ کر کے دیئے تھے- اور فرمایا کہ یہ کتاب دست بدست جا کر پہنچا دیں- اس وقت حضور نے یہ بھی فرمایا- کہ

میاں نذیر حسین صاحب شیخ الکل کو یہ کتاب رجسٹری جا چکی ہے-

اس لئے ان کو یہ کتاب نہیں دی- ان پانچ عالموں میں سے میں تین کے نام تو بھول گیا- اور دو کے یاد ہیں- ایک مولوی تلطف حسین صاحب تھے- جو حبش خان کے پھاٹک میں رہتے تھے- اور احادیث کی کتابیں شائع کرتے تھے- اور دوسرے نذیر احمد صاحب مصنف مرآۃ العروس اور قرآن کریم کے مترجم تھے"-

کنارہ آ ہی جائے گا کبھی تو
چلائے جا رہے ہیں ہم سفینے
اسی کے در پہ اب دھونی رما دوں
کیا ہے فیصلہ یہ میرے جی نے
جو میرا تھا اب اس کا ہو گیا ہے
مرے دل سے کیا یہ کیا کسی نے

(کلام محمود)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت اقدس مسیح موعود کی عاجزی وانکساری

مکرم درویش احمد خان مندرانی مربی سلسلہ

عاجزی کے معنے

حدیث شریف میں آتا ہے ''جب کوئی بندہ تواضع اختیار کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو ساتویں آسمان تک بلندی عطا فرماتا ہے۔ تواضع کے معنے اللہ تعالیٰ کی عظمت کے احساس سے اس کے غریب سے غریب بندوں سے بھی اچھے اخلاق سے پیش آنا اور خاکساری اور منکسر المزاجی کی عادت کو اختیار کرنا ہے۔

دوستو! عاجزی کے معنے اپنے دل سے اپنی بڑائی کے احساس کو مٹا دینے، معدوم کر دینے کے ہیں اور حلیمی، مسکینی، سادگی اختیار کرنے کے ہیں۔ کیونکہ تکلف و تصنع سے ہی خود پسندی اور تکبر کی جڑیں نکلتی ہیں۔ جس سے انسان بالآخر ہدایت سے محروم رہ کر حسرت ناک انجام سے دوچار ہوتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

آپ جہاں اپنی جماعت کو اس بات کی نصیحت فرماتے ہیں کہ: ''سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ...... پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو''۔ (نزول المسیح: ص 24) وہاں آپ کی اپنی اس کوچے میں کیا حالت ہے فرماتے ہیں:

متکبر اپنی پرستش کرتا ہے

''میرا مسلک نہیں کہ ایسا تند خو اور بھیانک بن کر بیٹھوں کہ لوگ مجھ سے ایسے ڈریں جیسے درندہ سے ڈرتے ہیں اور میں بت بننے سے سخت نفرت رکھتا ہوں۔ میں تو بت پرستی کے رد کرنے کو آیا ہوں نہ یہ کہ میں خود بت بنوں اور لوگ میری پوجا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا۔ میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بت پرست اور خبیث نہیں۔ متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے''۔

(ملفوظات جلد دوم: ص 6)

میں اچھا بیٹھا ہوں

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو آپ کے بڑے بیٹے تھے بیان کرتے ہیں کہ: ''دادا صاحب ہمارے تایا مرزا غلام قادر صاحب کو کرسی دیتے تھے یعنی جب وہ دادا صاحب کے پاس جاتے تھے تو وہ ان کو کرسی پر بٹھاتے تھے۔ لیکن والد صاحب جا کر خود ہی نیچے صف کے اوپر بیٹھ جاتے تھے۔ کبھی دادا صاحب ان کو اوپر بیٹھنے کو کہتے تو والد صاحب کہتے کہ میں اچھا بیٹھا ہوں''۔

(سیرت المہدی: حصہ اول ص 218)

تکلفات سے پاک مجلس

حضرت اقدس مسیح موعود کی مجلس تکلفات سے یکسر پاک ہوتی تھی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں: ''ہندوستان کے پیروں اور سجادہ نشینوں میں یہ ایک عام مرض ہے کہ کوئی مرید پیر کے برابر ہو کر نہیں بیٹھ سکتا۔ یعنی ہر مجلس میں پیر کے لئے ایک مخصوص مسند مقرر ہوتی ہے اور مریدوں کو اس سے ہٹ کر نچلی جگہ بیٹھنا پڑتا ہے بلکہ پیروں پر ہی حصر نہیں دنیا کے ہر طبقہ میں مجلسوں میں خاص مراتب ملحوظ رکھے جاتے ہیں اور کوئی شخص انہیں توڑ نہیں سکتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود (-) کی مجلس میں قطعاً کوئی امتیاز نہیں ہوتا تھا بلکہ آپ کی مجلس میں ہر طبقہ کے لوگ آپ کے ساتھ ملے جلے بیٹھتے تھے کہ جیسے ایک خاندان کے افراد گھر میں مل کر بیٹھتے ہیں''۔

(سلسلہ احمدیہ: ص 210 مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

پہچانے نہ گئے

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کا بیان ہے کہ جب حضرت مسیح موعود مع چند خدام کے باوا صاحب کا چولہ دیکھنے ڈیرہ بابا نانک تشریف لے گئے تو وہاں ایک بڑ کے درخت کے نیچے کچھ کپڑے بچھا کر جماعت کے لوگ معہ حضور کے بیٹھ گئے۔ مولوی محمد احسن صاحب بھی ہمراہ تھے۔ گاؤں کے لوگ حضور کی خبر سن کر وہاں جمع ہونے لگے تو ان میں سے چند آدمی جو پہلے آئے تھے مولوی محمد احسن صاحب کو ''مسیح موعود'' خیال کر کے ان کے ساتھ مصافحہ کر کر کے بیٹھتے گئے۔ تین چار آدمیوں کے مصافحہ کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ ان کو دھوکا ہوا ہے۔ اس کے بعد مولوی محمد احسن صاحب ہر ایسے شخص کو جو ان کے ساتھ مصافحہ کرتا تھا حضور کی طرف متوجہ کر دیتے تھے

(سیرت المہدی: حصہ دوم ص 74)

جو کرتا ہے کرنے دو کچھ حرج نہیں

حضرت مسیح موعود کے خادموں میں ایک پیرا پہاڑیا تھا جو بالکل جاہل اور اجڈ آدمی تھا اس کے دیکھنے والے بہت موجود ہیں اس سے بے وقوفی کے افعال کا سرزد ہونا ایک معمولی بات ہوتی تھی مگر حضرت مسیح موعود نے اسے کبھی جھڑکا تک نہیں بلکہ اس کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ اہل الجنۃ ہے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی: ص 360) اسی کا ایک واقعہ ہے:۔

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود (-) پر بیماری کا دورہ ہوا باوجودیکہ گرمی کا موسم تھا۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے۔ اوپر (بیت الذکر) کی چھت پر بعد نماز مغرب تشریف فرما تھے۔ احباب فوری تدابیر میں مصروف ہو گئے۔ پیرا کو بھی خبر ہوئی وہ اس وقت مٹی گارے کا کوئی کام کر رہا تھا۔ پاؤں کیچڑ میں لت پت تھے۔ اسی حالت میں بیت الذکر میں چلا آیا۔ آگے دری تھی اور یہ قدرتی امر تھا کہ اس کی اس حالت سے پاس والوں کے کپڑے اور دری کا فرش خراب ہوتا۔ اس ہیئت کذائی سے وہ آگے بڑھا اور حضرت کو دبانے لگا بعض نے اس کو کہا کہ تو کس طرح آ گیا؟ تیرے پاؤں خراب ہیں! مگر اس نے کچھ بھی نہیں سنا اور حضرت کو دبانے لگا۔ حضرت نے فرمایا: ''اس کو کیا خبر ہے؟ جو کرتا ہے، کرنے دو کچھ حرج نہیں!''

(سیرت حضرت مسیح موعود ص 360 از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب)

حضرت اقدس کبھی کسی کو حقیر نہ سمجھتے تھے اور عام برتاؤ اور سلوک میں مساوات کے پہلو کو غالب رکھتے تھے۔ کسی کو ''تو'' کر کے مخاطب نہ کرتے تھے اپنے نوکروں تک کو حاضر غائب ادب سے نام لے کر پکارتے تھے اور نوکروں کو نرمی اور نصیحت کے انداز میں انکی غلطیوں اور خطاؤں پر سمجھا دیتے تھے اور کبھی طیش میں نہ آتے تھے۔ بڑی بڑی خطاؤں پر بھی غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا گیا۔

فکر سے کام کیا کرو

ایک دفعہ حضرت حافظ حامد علی صاحب آپ کے خط ڈالنے بھول گئے جن میں بعض نہایت ضروری تھے اور بعض رجسٹرڈ تھے اور آپ ان کے جواب کے منتظر تھے۔ آپ کے صاحبزادے کچھ لفافے اور کارڈ لے کر آئے کہ: ''ابا ہم نے کوڑے کے ڈھیر سے نکالے ہیں''۔ آپ نے دیکھا تو وہی خط تھے جو حامد علی کو دیئے تھے۔ حامد علی کو بلا کر خط دکھائے اور بڑی نرمی سے صرف اتنا کہا: ''حامد علی تمہیں نسیان بہت ہو گیا ہے فکر سے کام کیا کرو''۔

یہ حضرت حامد علی صاحب تھے جو آپ کے خادم رہ چکے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ مجھے ساری عمر میں کبھی حضرت مسیح موعود (-) نے نہ جھڑکا اور نہ سختی سے خطاب کیا بلکہ میں بڑا ہی سست تھا اور اکثر آپ کے ارشادات کی تعمیل میں دیر بھی کر دیا کرتا تھا''۔

(سیرت مسیح موعود: ص 349 مصنفہ حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب)

کیوں شرم آتی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود کے ایک اور خادم مرزا اسماعیل بیگ صاحب کی شہادت ہے کہ جب حضرت اقدس اپنے والد بزرگوار کے ارشاد کے ماتحت بعثت سے قبل مقدمات کی پیروی کے لئے جایا کرتے تھے تو سواری کے لئے گھوڑا بھی ساتھ ہوتا تھا اور میں بھی عموماً ہمرکاب ہوتا تھا۔ لیکن جب آپ چلنے لگتے تو آپ پیدل ہی چلتے اور مجھے گھوڑے پر سوار کرا دیتے۔ میں بار بار انکار کرتا اور عرض کرتا حضور مجھے شرم آتی ہے۔ آپ فرماتے کہ ہم کو پیدل چلتے شرم نہیں آتی۔ تم کو سوار ہوتے کیوں شرم آتی ہے۔

(حیات طیبہ: ص 16 مؤلف حضرت شیخ عبدالقادر سوداگر مل صاحب)

خادموں کی ناز برداریاں

حضور ایک دفعہ اندر لکھ رہے تھے کہ منشی غلام محمد صاحب کا بیٹا روتا اور چلاتا ہوا بھاگتا آیا اور اس کے پیچھے منشی غلام محمد صاحب جوتا ہاتھ میں لیے ہوئے شور مچاتے آئے کہ باہر نکل میں تم کو مار ہی ڈالوں گا۔ حضرت اقدس یہ شور سن کر باہر نکلے اور منشی صاحب سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ وہ یہی کہتے جاتے تھے کہ میں نے اس کو مار ہی دینا ہے آخر حضرت صاحب کے اصرار پر بتایا کہ حضور میں نے اس کو نیا جوتا لے کر دیا تھا۔ اس نے گم کر دیا ہے اب میں اس کو مار ہی دوں گا۔ حضرت اس کو سن کر ہنس پڑے اور منشی صاحب کو کہا کہ اس پر اتنا شور مچانے کی کیا ضرورت ہے اور مارتے کیوں ہو بات تو صرف جوتے کی ہے میں ہی نیا جوتا خرید کر دوں گا۔ اس پر منشی غلام محمد صاحب خوش ہو کر چلے گئے۔ اور بیٹے کو کہا: اچھا اب آ جا! حضرت صاحب جوتا خرید کر دیں گے''۔

حضرت صاحب اس واقعہ کو بیان کرتے تھے اور ہنستے تھے کہ دیکھو یہ اس نے کیا کیا۔ تنخواہ کے علاوہ اس کی خوراک وغیرہ کا خرچ بھی آپ دیتے تھے اور اس پر کھانا بھی وہ حضرت ہی کے ہاں سے لے لیتا اور بعض

ضروری پارچات، بستر وغیرہ یا سردی کا موسم ہو تو رضائی اور گرم کوٹ بھی لے لیتا حضرت مسیح موعود اس کی ان باتوں کو سمجھتے مگر کبھی نہ تو ناراض ہوتے اور نہ اس کو الگ کرتے''۔

(سیرت حضرت مسیح موعود ص 354 از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب)

پیارے دوستو! حضرت اقدس مسیح موعود نے دنیا کے سامنے عاجزی وانکساری کا اعلیٰ ترین نمونہ چھوڑا اور اس کے نتیجے میں ترقیات کی انتہائی بلندیوں کو چھولیا۔ کیونکہ جو شاخ جھکتی ہے وہی مثمر کہلانے کی مستحق ہوتی ہے اور جو دانہ خاک میں ملے وہی اگتا ہے بصورت دیگر وہ پس کر ویسے ہی خاک میں مل جاتا ہے اور ضائع ہو جاتا ہے۔

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

اپنی عمر فقیر کے طور پر گزاری

آپ کے بڑے بیٹے مرزا سلطان احمد صاحب نے بیان کیا: ''والد صاحب نے اپنی عمر ایک مغل کے طور پر نہیں گزاری بلکہ فقیر کے طور پر گزاری اور مرزا سلطان احمد صاحب نے اسے بار بار دہرایا''۔

(سیرت المہدی: حصہ اول ص 219 مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

آپ کی عادت تھی کہ چھوٹے سے چھوٹے آدمی کی بات بھی توجہ سے سنتے تھے اور بڑی محبت سے جواب دیتے تھے۔ ہر آدمی اپنی جگہ سمجھتا تھا کہ حضرت صاحب کو بس مجھ ہی سے زیادہ محبت ہے۔

ہماری جماعت غرباء کی جماعت ہے

حضرت صاحب معہ خدام کے گول کمرہ میں کھانا کھا رہے تھے۔ ایک آدمی درمیان میں ایسا تھا کہ اس کے کپڑے بالکل میلے اور پھٹے ہوئے تھے۔ اسے ایک امیر آدمی یعنی وجیہہ اور خوش پوش صاحب نے ذرہ کہنی سے دبایا کہ پیچھے رہو پھر کھالینا۔ حضرت صاحب کی نظر پڑ گئی اور آپ نے کھڑے ہو کر تقریر فرمائی کہ ہماری جماعت غرباء کی جماعت ہے اور ہر نبی کی جماعت غرباء سے ترقی کرتی رہی ہے۔ یہ لحاظ رکھنا چاہیے۔ اگر ہمارے کسی ذی مقدرت دوست کو کوئی غریب برا معلوم ہو یا اس سے نفرت آوے تو اس کو چاہیے کہ خود الگ ہو جائے مگر کسی غریب کو تکلیف نہ دے۔

حضرت حافظ معین الدین صاحب بیان فرماتے ہیں: ''حضرت صاحب کی عادت تھی دروازہ بند رکھتے تھے۔ اگر دنیا دار وجیہہ لوگ ملنے کو آتے تو آپ ان کے ملنے کے لئے بہت کم دروازہ کھولتے تھے۔ ہاں جب کوئی مسکین آوے اور آواز دے تو آپ دروازہ کھول دیتے۔ آپ مسکینوں اور غرباء کے کنبوں سے بہت محبت کرتے تھے''۔

ایک غریب پر شفقت کا ایک انداز

حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی بیان فرماتے ہیں: ''ایک دفعہ کرم دین جہلمی کے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود گورداسپور تشریف لائے ہوئے تھے۔ کچہری کے وقت حضور احاطہ کچہری میں ایک جامن کے درخت کے نیچے کپڑا بچھا کر مع خدام تشریف فرما تھے حضور کے لئے دودھ کا ایک گلاس لایا گیا۔ چونکہ حضور کا پس خوردہ پینے کے لئے سب دوست جدوجہد کیا کرتے تھے۔ میرے دل میں اس وقت خیال آیا کہ میں غریب اور کمزور آدمی ہوں۔ اتنے بڑے بڑے آدمیوں میں مجھے کس طرح حضور کا پس خوردہ مل سکتا ہے۔ اس لئے میں ایک طرف کھڑا ہو گیا حضور نے جب نصف گلاس نوش فرمایا تو بقیہ میرے ہاتھ میں دے کر فرمایا: ''میاں عبدالعزیز! بیٹھ کر اچھی طرح سے پی لو''۔

(سیرت المہدی حصہ سوم: ص 68,67 مؤلف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

پائینتی پر بیٹھ گئے

حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی بیان فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صبح کے وقت میرے دل میں شہتوت کھانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ مگر میں نے اس خواہش کا کسی کے سامنے اظہار نہ کیا۔ اسی وقت حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ آج ہم باغ کی طرف سیر کیلئے جائیں گے۔ چنانچہ اسی وقت چل پڑے۔ باغ میں دو چارپائیاں بچھی ہوئی تھیں۔ باغ کے رکھوالے دو بڑے ٹوکرے شہتوتوں سے بھرے ہوئے لائے اور حضور کے سامنے رکھ دیئے۔ سب دوست چارپائیوں پر بیٹھ گئے۔ بے تکلفی کا یہ عالم تھا کہ حضور پائینتی کی طرف بیٹھے ہوئے تھے اور دوست سرہانے کی طرف شہتوت کھانے لگے۔ حضور نے میر ناصر نواب صاحب مرحوم سے فرمایا کہ میر صاحب! شہتوت میاں عبدالعزیز صاحب کے آگے رکھ دیں۔ چنانچہ کئی مرتبہ حضور نے یہی فرمایا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم: ص 70-71 مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

آپ میں عجز وانکسار اس قدر تھا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوں اور لوگ فرش پر یا اونچے بیٹھے ہوں۔ آپ کا قلب مبارک بڑائی کے ایسے احساسات سے قطعاً پاک تھا۔

میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا

ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب دوپہر کے وقت اندر مکان میں ایک چارپائی پر لیٹ گئے۔ آپ وہاں ٹہل رہے تھے۔ ایک دفعہ مولوی صاحب جاگے تو آپ فرش پر چارپائی کے پاس لیٹے ہوئے تھے۔ مولوی صاحب ادب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھے۔ آپ نے بڑی محبت سے پوچھا کہ کیوں اٹھ بیٹھے ہیں۔ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ آپ نیچے سوئے ہوئے ہیں۔ میں اوپر کیسے سو سکتا ہوں مسکرا کر فرمایا: ''میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا اور بچوں کو شور کرنے سے روکتا تھا تا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے''۔

(صداقت حضرت مسیح موعود 160 مصنفہ حضرت مرزا عبدالحق صاحب)

الامر فوق الادب

حضرت منشی اروڑے خان صاحب بیان فرماتے ہیں: '' ایک دفعہ حضرت صاحب نے گورداسپور جانا تھا۔ جب حضور یہاں سے چلے۔ ساتھ چلنے والے بھی اور دوسرے لوگ بھی ساتھ ہو لئے جب موڑ ہی کے پاس پہنچے۔ حضور نے ساتھ چلنے والوں کو فرمایا: چلو آگے! میں اب یکہ میں سوار ہو کر آتا ہوں۔ تم چلو! واپس ہونے والوں کے ساتھ مصافحہ کر کے فرمایا: ''جاؤ واپس! میں اب آگے جاتا ہوں''۔ صرف میں اور یکہ والے ساتھ رہے۔ مجھے حضور نے ٹھہرا لیا تھا۔ جب سب چلے گئے میں قریب چاہ سے پانی لایا۔ حضور قضاء حاجت کے بعد تشریف لائے اور فرمایا اب یکہ میں سوار ہو جاؤ اور چلو چلیں''۔ میں نے عرض کیا حضور مجھے اپنی لڑکی کو ملنے جانا تھا یہاں تو دیر ہو گئی۔ اب وہاں جانا، واپس آنا، پھر حضور کے ساتھ شامل ہونا مشکل ہے۔ آپ نے فرمایا تم یکہ میں سوار ہو کر چلو اور فارغ ہو کر بٹالہ پہنچو میں پیدل آتا ہوں''۔ میں نے اصرار کیا۔ بڑا اصرار کیا آپ نے فرمایا: ''الامر فوق الادب''۔ میں یکہ پر سوار ہو کر چلا گیا۔ چنانچہ لڑکی کو بٹالہ مل کر میں راستہ پر آیا۔ سینکڑوں آدمی منتظر کھڑے تھے۔ بٹالہ کے راستے کی طرف جب میں یکہ لے کر باہر آیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ خدا کے محبوب ہاتھ میں چھڑی لے کر تن تنہا پیدل چلے آرہے ہیں''۔

ہم انسانوں کو حیوان بنانے کے لئے دنیا میں نہیں آئے

ایک دفعہ آخری ایام میں جب حضرت مسیح موعود لاہور تشریف لے گئے تو چند جوشیلے احمدی نوجوانوں کو دنیا کی نقل میں خیال آیا کہ ہم بھی اپنے پیارے امام کو گاڑی میں بٹھا کر اس کی گاڑی کو خود اپنے ہاتھوں سے کھینچیں اور اس طرح اپنی دلی محبت اور عقیدت کا ثبوت دیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ آج ہم حضور کی گاڑی کو کھینچنے کا شرف حاصل کریں گے۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے اس تجویز کو ناپسندیدگی کے ساتھ رد فرمایا اور نوجوانوں کی تربیت کیلئے فرمایا: ''ہم انسانوں کو حیوان بنانے کیلئے دنیا میں نہیں آئے بلکہ حیوانوں کو انسان بنانے کیلئے آئے ہیں''۔

(سیرت طیبہ ص 314 مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک لوگوں کا کیا مقام تھا اور آپ کبھی بھی انسان کو حقیر نہ گردانتے تھے۔ بد سے بدتر دشمن کے لئے بھی یہی فرمایا کرتے کہ اس سے ہماری ذاتی دشمنی نہیں۔ کسی کا دل آپ کبھی نہ دکھاتے۔

خوش ہو کر گھوڑیاں گانے لگا

ایک دفعہ میراں بخش سودائی نے بڑی (بیت الذکر) سے آتے ہوئے حضرت مسیح موعود کو نام لے کر آواز دی کہ: ''اوئے غلام احمد!'' آپ اسی وقت کھڑے ہو گئے اور فرمایا ''جی!'' اس نے کہا: ''اوئے سلام تے آکھیا کر!'' آپ نے فرمایا: ''السلام علیکم''۔ اس نے کہا: معاملہ ادا کر! حضور نے جیب سے رومال نکال کر جس میں چونی یا اٹھنی بندھی ہوئی تھی۔ کھول کر اسے دیدی۔ وہ خوش ہو کر گھوڑیاں گانے لگا''۔

(سیرت المہدی حصہ سوم: ص 222 مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میراں بخش ایک پاگل آدمی تھا اور بعض اوقات خیال کرتا تھا کہ میں بادشاہ ہوں اور لوگوں سے مجھے معاملہ کی وصولی کا حق ہے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم: ص 222)

دوستو! اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس کس طرح کے انسان تھے ورنہ اگر کوئی اور ہوتا تو سختی سے اس پاگل شخص کو نظر انداز کر کے چلا جاتا۔ مگر آپ کوئی معمولی انسان نہ تھے بلکہ اپنی جماعت کے لئے ایک نمونہ بنتا تھا۔ آئے دن ہم غرباء کو امیروں کے ہاں سے بے عزت ہوتے اور پٹتے اور دھکے کھاتے دیکھتے ہیں اور اخلاقی قدروں کو پامال ہوتے دیکھتے ہیں مگر ہمیں اخلاقیات کی ان قدروں کی حفاظت کرنی ہے اور اسی میں ہماری بقا کا دارومدار ہے۔

خدا کرے کہ ہم عاجزی وانکسار کے جذبے سے سرشار ہو کر نکلیں اور دنیا میں مساوات کا عملی نمونہ قائم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

محترم سلیم شاہ جہانپوری صاحب

بریلی (انڈیا) کے ایک نیک طینت احمدی

محترم قریشی قمر احمد صاحب

قریشی قمر احمد صاحب کے والدین اپنے اس بیٹے کی سعادت مندی سے اس درجہ خوش تھے کہ تادم آخر اپنے اس بیٹے کے ساتھ رہے۔ قریشی قمر احمد صاحب ہندوستان میں بھی ایک خوشحال زندگی گزار رہے تھے یہ 1949ء میں ہجرت کر کے پاکستان آگئے اور یہاں بھی اپنے اخلاق کریمانہ کی وجہ سے بہت جلد نہ صرف احمدی احباب بلکہ غیر احمدی حضرات میں بھی ایک نمایاں مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

آپ ماڈل ٹاؤن لاہور کی جماعت میں 1951ء سے لے کر 1974ء تک سیکرٹری مال کے عہدہ پر فائز رہے اور میاں محمد یوسف صاحب کی غیر حاضری میں نائب امیر بھی رہے۔

پاکستان میں اور ماڈل ٹاؤن میں رہائش اختیار کرنے کے بعد آپ نے اپنی (الاٹ شدہ) کوٹھی نمبر 49-F کا بیرونی حصہ جماعت کیلئے مخصوص کر دیا جہاں محترم عبدالرحمٰن خاں صاحب کی اقتداء میں پنجوقتہ نمازیں عرصہ تک ادا ہوتی رہیں۔ پھر یہ جگہ بھی تنگ ہوگئی اور نمازیں 108-C میں ادا کی جانے لگیں جو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم کی کوٹھی تھی۔ یہ جگہ بھی عرصہ تک باقاعدہ عیدین اور جمعہ کی نمازوں کیلئے وقف رہی۔ خدا کے فضل سے جماعت دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کی منازل طے کرتی ہوئی اس مقام پر پہنچ گئی کہ تمام احمدی احباب کو ایک بیت الذکر کی تعمیر کا احساس بڑی شدت سے ہونے لگا۔

آخر یہ مرحلہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے چوہدری بشیر احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ احمدی بیگم صاحبہ کے ذریعہ حل ہوگیا۔ انہوں نے اپنا پلاٹ واقع سی بلاک ماڈل ٹاؤن بیت الذکر کے لئے وقف کر دیا۔

یہ مرحلہ تو ایک مخیر اور نیک احمدی خاتون کے ذریعہ حل ہوگیا لیکن اب ایک اور اہم مسئلہ کم خرچ میں ایک وسیع اور خوبصورت بیت الذکر کی تعمیر کا احباب کو درپیش تھا جس کے لئے حلقہ ماڈل ٹاؤن کی جماعت نے بڑی فراخ حوصلگی سے چندہ اکٹھا کیا۔ بعد ازاں بیت کیلئے نقشہ تیار کرانا اور تعمیر کی ہر مرحلہ میں نگرانی کا اہم مسئلہ درپیش ہوا تو جماعت کے بزرگوں اور جملہ عہدہ داروں نے متفقہ فیصلہ کیا کہ اس کام کیلئے موزوں ترین شخصیت قریشی قمر احمد صاحب کی ہے جو تعمیرات کے کام میں وسیع تجربہ بھی رکھتے ہیں اور دیانتدار اور مخلص خادم سلسلہ ہیں اور مزید برآں گورنمنٹ کنٹریکٹر ہونے کی وجہ سے دفتری معاملات سے عہدہ برآ ہونے کی مثالی صلاحیت رکھتے ہیں۔

قریشی قمر احمد صاحب نے بلاپس وپیش اس اہم کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی ذمہ داری قبول کر لی انہوں نے حضرت سیدہ مبارکہ بیگم سے درخواست کی کہ یہ ایک عظیم ذمہ داری ہے جس کا بوجھ جماعت نے میرے کمزور کندھوں پر رکھا ہے۔ میں بہت کمزور انسان ہوں اور آپ سے دعا کا خواستگار ہوں۔ بعد ازاں 26 جون 1968ء کو حضرت سیدہ مبارکہ بیگم نے اپنے دست مبارک سے بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا اور تعمیر کا کام قریشی صاحب کے سپرد کیا گیا۔

قریشی صاحب نے اپنا طریقہ کار اس طرح طے کیا کہ مزدوروں سے پہلے پلاٹ پر موجود ہوتے اور رات گئے تک وہاں موجود رہ کر کام کی نگرانی کرتے رہتے۔ اس ان تھک محنت اور مسلسل کام کے باوجود آپ نے کبھی تھکن کا اظہار نہ کیا آپ نے بیت کی تعمیر کے دوران اپنا کاروبار ختم کر دیا تھا صرف زمینداری کی آمد پر گزارا تھا۔ آپ جو قربانی بھی سامنے آتی اسے بلاپس وپیش کر گزرتے اور ہمیشہ یہی الفاظ ان کے ورد زبان رہتے کہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق میرا دوسرا گھر جنت الفردوس میں تعمیر ہو رہا ہوگا۔ اسی امید اور یقین پر وہ ہمیشہ خوش وخرم اور مطمئن نظر آتے۔

قریشی صاحب کی ماہرانہ صلاحیتوں کے باعث بیت کی تعمیر بجٹ سے کم لاگت پر پایہ تکمیل کو پہنچی اور جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بیت کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور خاص طور سے کم لاگت پر تعمیر ہونے پر اظہار خوشنودی فرمایا۔

قریشی صاحب انتہائی سادگی پسند انسان تھے۔ ان کی شیروانی اور رومی ٹوپی ان کی وضع داری کا منہ بولتا ثبوت تھیں ان کی سائیکل جس پر سوار ہو کر آپ احباب جماعت سے چندہ وصول کرنے نکلتے آپ کی پہچان تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت سے نوازا تھا لیکن آپ احباب کے توجہ دلانے پر کہ قریشی صاحب آپ کار خرید لیں تو آپ کا کام آسان ہو جائے گا آپ یہی جواب دیتے کہ میرا کام تو سائیکل سے ہی چل جاتا ہے اور ابھی جماعت کو ضروری کاموں کے لئے رقم کی بہت ضرورت ہے اور پٹرول بھی اب گیارہ آنے لیٹر ہو گیا ہے۔ اگر یہ گیارہ آنے میں جماعت کو دے دوں تو جماعت کے گیارہ رکے ہوئے کام چل نکلیں گے۔ جماعت کو ابھی بہت سے مراحل طے کرنا ہیں اور ہر ایک کیلئے رقم کی ضرورت ہے۔

آپ اپنے اخلاص اور قابل رشک اخلاق کی وجہ سے جماعت میں ایک خاص مقام کے حامل تو تھے ہی لیکن غیر احمدی حضرات بھی آپ کے اعلیٰ اخلاق کے مداح تھے اور آپ کا احترام کرتے تھے جس کی ایک مثال ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

108-C ماڈل ٹاؤن میں لڑکوں کا ہوسٹل تھا۔ ایک رات پولیس نے بلاوجہ لڑکوں کو پکڑ لیا اور تھانے لے گئی ان لڑکوں پر کافی سنگین الزامات لگا کر کیس بنائے گئے تھے۔ جماعت کے کئی لوگ ضمانت کے لئے موجود تھے مگر ضمانت نہیں ہو رہی تھی۔ قریشی صاحب کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو وہ بھی وہاں پہنچ گئے۔ ایس۔ ایچ۔ او کی نظر قریشی صاحب پر پڑی تو وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور بڑے پرتپاک طریقہ سے ملا اس نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ قریشی صاحب نہایت سچے اور شریف انسان ہیں۔ اگر یہ ضمانت دیں تو میں لڑکوں کو رہا کر دوں گا اور ان کی ضمانت پر سب لڑکے رہا کر دیے گئے۔

قریشی صاحب ان احمدیوں میں سے ایک تھے جن کی عزت احمدی اور غیر احمدی دل سے کرتے تھے وہ ہمیشہ سچ بولتے اور سچ بولنے والوں کی قدر کرتے تھے۔ وہ سچ کے بارے میں اکثر یہ حدیث سناتے کہ ایک شخص جس میں بہت برائیاں تھیں، وہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض پرداز ہوا کہ حضورؐ میں تو سراپا تقصیر ہوں۔ کون سا عیب ہے جو مجھ میں نہیں۔ میں ان رذائل سے کیسے نجات حاصل کروں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جھوٹ کو ترک کردو اور سچ بولنے کی عادت ڈالو۔ یقین کرو کہ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ قریشی صاحب اس حدیث پر لگی عمل کرنے والے نیک بندے تھے۔ اس قسم کا ایک اور واقعہ جو ہم تک کیمبرج (کینیڈا) کی صدر صاحبہ کے توسط سے پہنچا۔ وہ انہیں کی زبانی ہم آپ کو سناتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں :۔

ایک مرتبہ میں اپنے تایا جان کے ساتھ ربوہ سے لاہور آ رہی تھی کہ پنڈی بھٹیاں کے مقام پر بس رکی سب لوگ کھانے کے لئے بس سے اترے خربوزوں کا زمانہ تھا۔ بیچنے والے ڈھیر لگا کر خربوزے بیچ رہے تھے اور بلند آواز سے شور مچا رہے تھے کہ یہ خربوزے سب کے سب میٹھے ہیں۔ لیکن ایک خربوزہ والا آواز لگا رہا تھا کہ پھیکے پھٹ خربوزے۔ میرے تایا اس کی طرف بڑھے اور اس کے تمام خربوزے خرید لئے۔ میں حیران ہو کر ان کے چہرے کو تکنے لگی۔ میں حیران تھی کہ میٹھے خربوزے چھوڑ کر تایا جان نے پھیکے خربوزے کیوں خرید لئے اور وہ بھی ڈھیر کا ڈھیر۔ وہ مجھے حیران دیکھ کر بولے کہ بیٹی خربوزے سب کے پھیکے ہیں کیونکہ ابھی میٹھے خربوزوں کا موسم نہیں آیا۔ بس فرق اتنا ہے کہ وہ سب جھوٹ کی بنیاد پر پیسہ کما رہے ہیں اور دوسرا سچ کی بنیاد پر۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو شاید سچ بولنے والا گھاٹے میں رہتا۔ شاید میرے اس برتاؤ پر دوسرے لوگ بھی سچ کو زندگی کی بنیاد بنا کر گناہ سے بچ جائیں۔

قریشی صاحب کی خصوصیات میں دوسروں کی خطاؤں کو نظر انداز کرنا۔ ان کی کمزوریوں کی پردہ پوشی کرنا۔ دوسروں کی زیادتیوں کو نظر انداز کر دینا تھا۔

آپ ایسے نمازی تھے جو پنجوقتہ نمازوں کو بیت الذکر ہی میں ادا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

اکثر آپ کے غیر احمدی دوست بڑے دکھ کے ساتھ کہتے کہ قریشی صاحب آپ کتنے اچھے اور نیک انسان ہیں کاش کہ آپ قادیانی نہ ہوتے۔ آپ ہم میں شامل ہو جائیں۔ جواب میں قریشی صاحب فرماتے بھائیو میں اچھا اور نیک انسان اس لئے ہوں کہ احمدیت نیک اور اچھا انسان بنا دیتی ہے ورنہ میں بھی آپ جیسا ہوتا۔

قریشی صاحب کا سارا گھرانہ، کیا ان کی بیوی عقیلہ خاتون اور کیا ان کی خوشدامن آمنہ خاتون بھی نیکی میں مردوں سے کم نہ تھیں۔ گھر میں قرآن شریف پڑھانے کا سلسلہ ساری عمر جاری رکھا اور بے شمار عورتوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ ان میں سے دو غیر احمدی گھرانے قابل ذکر ہیں۔ ایک گھرانہ حافظ فضل الرحمٰن صاحب کا تھا جو خود حافظ قرآن اور جی بلاک ماڈل ٹاؤن کی مسجد کے پیش امام بھی تھے۔ ان کے گھر کے بچے اور بچیوں نے اسی گھرانے سے قرآن شریف پڑھا۔ ان کے غیر احمدی دوست ان سے کہتے کہ حافظ صاحب آپ کے بچے قادیانیوں کے ہاں قرآن شریف پڑھنے جاتے ہیں۔ یہ تو کچھ اچھی بات نہیں تو حافظ صاحب جواب دیتے کہ ہاں میں اس گھرانے سے اچھی طرح واقف ہوں جس دلسوزی، محنت اور صحیح تلفظ کے ساتھ وہ بچوں کو پڑھاتی ہیں وہ قابل تحسین ہے اور میری نظر میں ان سے بہتر پڑھانے والیاں اس حلقہ میں اور کوئی نہیں۔

دوسرا گھرانہ F-72 ماڈل ٹاؤن کا تھا جو ظہیر الاسلام اور ان کے بہن بھائیوں کے بچوں اور بچیوں پر مشتمل تھا۔ یہ ایک سیاسی آدمی تھے لیکن ان کے سب بچوں اور بچیوں نے انہیں دو احمدی خواتین سے قرآن شریف پڑھا۔

ایک دفعہ حافظ صاحب کی ایک بیٹی نے ناظرہ قرآن شریف ختم کیا اور کچھ حصہ حفظ بھی کیا تو ان کے گھر والے جو مالی لحاظ سے خوشحال تھے وہ شکرانہ کے طور پر ایک خوان سجا کر لائے جس میں ایک قیمتی جوڑا اور زیورات تھے۔ قریشی صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے ناراضگی کا اظہار کیا اور خوان کھول کر بھی نہ دیکھا کہ اس میں کیا ہے اور کہا کہ ہم یہ کام للہ فی اللہ اور رضائے مولا کے لئے کرتے ہیں کسی لالچ سے نہیں اور یہ کہہ کر خوان واپس کر دیا۔

مہمان نوازی کے چند پہلو

قریشی صاحب ایک مہمان نواز احمدی تھے۔ جب تک بیت تعمیر نہیں ہوئی تھی اس وقت تک جماعت کے مربی صاحبان ان کے ہاں ہی قیام کرتے تھے اور قریشی صاحب بڑی خوشدلی سے ان کی میزبانی کا فریضہ انجام دیتے تھے۔

لوگ ان کے یہاں بلا معاوضہ مدتوں ٹھہرتے اور گھر جیسا آرام پاتے۔ بچے جو یہاں کے تعلیمی اداروں میں تعلیم پاتے تھے، اسی گھر میں ٹھہرتے اور گھر جیسا آرام اور شفقت پاتے اور امتحان کے بعد اپنے اپنے گھروں کو سدھارتے۔

اکثر والدین ہوسٹل کی بجائے اپنے بیٹوں کو بلا جھجک اسی گھر میں ٹھہراتے۔

امانت اور دیانت کی ایک درخشندہ مثال

مکرم محمد شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک زمانہ میں میرا ہوزری کا کاروبار تھا۔ ایک مرتبہ میں کراچی اور ملتان سے وصولی کر کے لاہور آیا۔ رات ہو گئی تھی۔ مجھے سارا دن لاہور میں کام کرنا تھا۔ رقم جو میرے پاس تھی وہ ہوٹل میں چھوڑنا خلاف مصلحت تھا۔ رشتہ داروں میں جانا مناسب نہ جانا۔ یکایک قریشی صاحب کے گھر کا خیال آیا کہ وہ جگہ بہت مناسب اور محفوظ ہے۔ میں شام کو ان کے گھر پہنچا۔ ملازم نے بتایا کہ قریشی صاحب زمینوں پر گئے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کی اہلیہ صاحبہ سے بات کی جو ایک نیک اور خدا ترس خاتون تھیں۔ ان سے اپنا تعارف کروایا کہ ہم محمد شاہ اور سید شاہ ناصر شاہ کے بھائی ہیں۔ ازراہ مہربانی کمرہ کھلوا کر ہمارا بریف کیس رکھ لیں۔ اتنی ہمت نہ ہوئی کہ انہیں بتاتا کہ اس میں کافی رقم ہے۔ انہوں نے وہ بریف کیس اپنی تحویل میں لے لیا اور میرے لئے کھانے کے انتظام میں لگ گئیں۔ میں رات کو کھانا کھا کر اطمینان سے سو گیا۔ صبح ناشتہ کر کے اپنے کام پر نکل گیا۔ کافی وصولی ہوئی شام کو واپس آیا رقم ان کے حوالہ کی اور اطمینان سے سو گیا اسی طرح تین دن گزر گئے۔ پھر میں نے وہ جمع شدہ رقم ان سے لی اور بغیر گنے بریف کیس میں رکھ کر پنڈی کے لئے روانہ ہو گیا۔ یہ اس خاندان کی امانت اور دیانت تھی کہ اپنے تو اپنے غیر بھی اس کا اعتراف کرتے اور اس خوبی کی وجہ سے اس گھرانے کا احترام کرتے تھے۔

مسس ساگا (کینیڈا) کے نواب انیس اظہر خاں صاحب فرماتے ہیں :-

قریشی صاحب اتنے خوش اخلاق تھے کہ ہر شخص ان کی معیت میں رہنا خوش نصیبی سمجھتا تھا آپ ماڈل ٹاؤن سے ربوہ ہر سال جلسہ سالانہ پر قافلہ کی صورت میں جاتے تھے۔ ہم لوگ کراچی سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کیلئے اسی خیال سے پہلے لاہور آئے اور یہ خیال کرتے کہ جلسہ پر قریشی صاحب کے ساتھ سفر کریں گے۔ لہذا کاریں گیراج میں بند کر دی جاتیں اور ہم سب قریشی صاحب والی بس میں سوار ہو کر قافلہ کی صورت میں ربوہ روانہ ہو جاتے۔

دوران سفر قریشی صاحب بہت ایمان افروز باتیں کرتے۔ ہنستے ہنساتے ۔ کنو ، مالٹے، چلغوزے، مونگ پھلیاں کھلاتے رہتے جس سے اس مبارک سفر کا لطف دوبالا ہو جاتا۔ لڑکے اور بچے گھوم پھر آتے اور ان سے دوہرا حصہ حاصل کرتے۔ شیخوپورہ بس رکتی تو وہاں چائے اور سموسوں کی باری آتی۔ چنیوٹ سے گزر کر بچے درثمین اور کلام محمود کی نظمیں پڑھتے رہتے اور فضا میں خوشیوں کے پھول بکھیرتے ربوہ پہنچ جاتے۔ یہاں پہنچ کر نعرے بلند کرتے، پوری بس نعروں سے گونج اٹھتی اور اس طرح ہم اگلے سال کے انتظار میں لگ جاتے۔

یہ تھے قریشی قمر احمد صاحب جن کی یاد آج تک دلوں میں باقی ہے اور پاکستان سے بیرونی ممالک میں پہنچ جانے والے بھی ان کی محبت اور اخلاص بھری یادوں کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔

راقم الحروف کو اس خاندان سے ذاتی تعلق تھا حضرت حافظ سخاوت حسین صاحب کی ساری اولاد ہی سلسلہ کی خدمات میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتی تھی۔ بڑے بھائی محمد عمر صاحب، ماسٹر حبیب احمد صاحب، قریشی قمر احمد صاحب، محمد یوسف صاحب سبھی بھائیوں سے مخلصانہ تعلقات تھے۔ اسی رشتے سے میں ایک مرتبہ ماڈل ٹاؤن ان کے گھر ملاقات کی خاطر حاضر ہوا۔ وہ مجھے اپنے ہمراہ زیر تعمیر بیت بھی لے گئے تھے اور بڑی محبت اور شفقت سے پیش آئے۔ اس ملاقات کی یاد آج بھی میرے دل میں تازہ ہے اور تادم زیست تازہ رہے گی۔ انشاءاللہ۔

تین مخلص مرحومین کا ذکر خیر

کولمبس خان صاحب

1999ء کا سال جہاں ہمارے لئے بہت سارے فضلوں کا حامل تھا وہاں یہ ریجن شلیسوگ ہیکلن برگ کے تین مخلص دوستوں کی مستقل جدائی کی صورت میں دردناک یادوں کی وجہ سے ناقابل فراموش رہے گا۔ جن کی وفات کا صدمہ نہ صرف ان کے اقرباء بلکہ دیگر احباب کیلئے ایک مدت تک دلوں کو غمگین رکھنے کا باعث بنا رہے گا، تینوں دوست یکے بعد دیگرا اپنے پیچھے بیواؤں کے علاوہ اپنی وفات کے وقت تین تین کم سن بچے چھوڑ کر اس دار فانی سے کوچ کر گئے اور ان تینوں کی تدفین پاکستان میں ہوئی۔

1۔ مکرم محمد اکرم صاحب ابن مکرم چوہدری سلطان علی صاحب آف ملتان کام کی غرض سے جا رہے تھے کہ 19 مارچ 1999ء کو ایک ریلوے کراسنگ بذریعہ کار عبور کرتے ہوئے ٹرین کی زد میں آگئے اور موقعہ پر ہی فوت ہو گئے۔ ان کا تعلق جماعت Dithmarschen سے تھا۔ اپنے تقویٰ اور نیکی کی وجہ سے دیگر احباب پر ان کا نیک اثر تھا۔ نمازوں اور چندوں میں بڑے پابند تھے۔ مرحوم مکرم برادرم چوہدری رحمت علی صاحب کے داماد تھے۔ ان کے دادا مکرم چوہدری نعمت علی صاحب سلسلہ کے ایک فدائی بزرگ تھے اور ہر قربانی میں نہایت اخلاص سے شامل ہونے کی کوشش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے نیک نمونہ کو ان کی نسل میں جاری رکھے۔ امین۔

2۔ مکرم پرویز احمد صاحب طور ولد میاں غلام محمد آف صدر گوگیرہ بوقت وفات 38 سال کے تھے۔ اور جرمنی میں ان کا تعلق مہدی آباد جماعت سے تھا۔ ابتداء میں یہ جماعت ہوزم میں تھے لیکن پھر کام کے سلسلہ میں نارڈرسٹڈ میں مقیم ہو گئے تھے۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب زرگر ربوہ کے داماد تھے۔ مرحوم بات کے بہت کھرے، جی دار، سلسلہ کے لئے غیرت رکھنے والے اور پختہ کردار کے مالک تھے۔ محفل میں اپنی خوش طبعی کی بدولت رونق پیدا کر دیتے تھے۔ جماعتی کاموں میں نہایت اخلاص سے وقت دیتے تھے اور وقار عمل وغیرہ کے موقعہ پر دوستوں کو تھکنے نہیں دیتے تھے۔ سلسلہ کے فدائی تھے۔ ماہ بماہ اپنا چندہ خاکسار کے ہاں ڈاک کے بکس میں لفافہ میں بند کر کے ڈال جاتے تھے۔ دل کے مریض تھے اور اپریشن کے بعد بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے۔ اپنی وفات سے چند روز قبل مکرم برادرم منیر باجوہ صاحب کے ہاں ان کے خسر صاحب مکرم میجر حمید احمد صاحب کلیم پرائیویٹ سیکرٹری کی تعزیت کے سلسلہ میں گئے اور بتانے لگے کہ ان کی تازہ ڈاکٹری رپورٹ آئی ہے جس کے مطابق اب وہ خدا کے فضل سے بالکل فٹ ہیں لیکن یہ دنیاوی اندازہ ناپائیدار ثابت ہوا اور اگلے روز ہی دل نے جواب دے دیا۔ چند روز ہسپتال میں بےہوش رہ کر مورخہ 8 اگست 1999ء کو اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اپنوں کے علاوہ غیروں میں بھی ان کی ہر دل عزیزی کا یہ عالم تھا کہ ایک ہمسایہ جرمن (جو عام طور پر اپنوں کے لئے بھی درد کے جذبات گہرے نہیں رکھتے) بھی دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا اور کہتا تھا کہ میں نے تو تمہیں کوئی تکلیف نہیں دی تھی تو کیوں ہم سے روٹھ گیا ہے اچھا اب اگلے جہان ملیں گے۔ ان کی ہسپتال میں بے ہوشی کے ایام میں دعاؤں اور صدقات کے ذریعہ بہت گریہ کی گئی لیکن تقدیر مبرم تھی اور ہمیں رضائے باری تعالیٰ کو مقدم کرتے ہوئے یہ غم سہنا ہی تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ اگلے جہان میں اپنے فضل و مغفرت کا سلوک کرے اور اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔

3۔ مکرم سفیر الدین بابر ولد مکرم شیخ ظہور الدین صاحب کا ربوہ سے تعلق تھا۔ جب دارالعلوم غربی میں طفل تھے خاکسار وہاں منتظم اطفال تھا۔ اس طرح ان سے پرانی واقفیت تھی۔ جماعت کے کاموں میں بابر مرحوم ابتداء سے ہی شوق سے حصہ لیتے تھے۔ جرمنی میں جماعت بادزیگے برگ کے صدر کے طور پر اور اس کے علاوہ ہمبرگ ریجن کے قائد خدام الاحمدیہ کے طور پر ان کو نمایاں خدمت کا موقعہ ملا۔ مرحوم بڑے وسیع الظرف اور دھڑلے والے انسان تھے۔ ان کی دوستی کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ مختلف اقوام کے باشندوں میں ان کی وفات کے بعد ہسپتال میں ان کی آمد پر بابر کی ہر دلعزیزی کا پتہ چلتا تھا۔ 1994ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازارہ شفقت مہدی آباد میں قیام فرمایا۔ اس موقعہ پر ایک وسیع پیمانے پر پارٹی کا انتظام کیا گیا اس خدمت کی سعادت ان کے حصہ میں آئی۔ اس پر حضور انور نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ ڈنمارک روانگی کے وقت جہاز میں

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مقامی لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھتیجے وقاص احمد (طالب علم ہفتم) ابن وقار احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ 25 اگست بروز ہفتہ اپنے گھر کے سامنے سائیکل سے گر گئے۔ اور بائیں بازو کی دو ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ فوری طور پر فضل عمر ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں اپریشن کر کے دونوں ہڈیوں کو جوڑ دیا گیا ہے۔ اور عزیز موصوف سرجیکل وارڈ میں زیر علاج ہے اور روبصحت ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے عزیز کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حسین بھٹی صاحب دارالبرکات ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

محترمہ عمیرا نذیر صاحبہ مقیم لندن بنت ڈاکٹر سکندر فرحت آف کراچی کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ اور معجزانہ شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم شاہد محمود آکاش صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال لکھتے ہیں خاکسار کے نانا جان مکرم میاں عبدالرحیم صاحب آف خلیل آباد سٹیٹ کنری پارک سندھ مورخہ یکم اگست 2001ء کو انتقال کر گئے آپ کافی عرصہ تک خلیل آباد اسٹیٹ کے صدر جماعت رہے اور اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہوئے۔ بہاولپور میں احمدیت کی سخت مخالفت کی وجہ سے سب کچھ چھوڑ کر سندھ میں آباد ہوئے۔ آپ نمازی پرہیزگار اور بہت بااخلاق شخصیت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

زیارت مرکز واقفین نو پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ

مورخہ 5۔ اگست 2001ء کو پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ سے واقفین نو کا وفد مکرم نوید احمد صاحب ناظم اطفال کی قیادت میں زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ وفد نے دفاتر اور قابل دید مقامات دیکھے۔ مکرم سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو سے وفد کی ملاقات کروائی گئی۔ آپ نے مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی دفتر الفضل کی سیر کے دوران مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ نے بچوں اور بچیوں کو مختلف نصائح فرمائیں اور الفضل کا تعارف کروایا۔

حاضری واقفین نو بچے بچیاں 10 دیگر خدام و اطفال 6

(وکالت وقف نو)

ضروری اعلان

جو قارئین ہاکرز کے ذریعہ الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ بل ماہ اگست 2001ء مبلغ -/81 روپے بنتا ہے۔ براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تقریب آمین

مکرم خلیل احمد قمر صاحب اگہار کالونی کوٹلی آزاد کشمیر لکھتے ہیں۔ میری بیٹی عزیزہ فریدہ تحریم قمر نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ سال نو ماہ کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے اور مورخہ 27 جولائی 2001ء بروز جمعۃ المبارک کو عزیزہ کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ عزیزہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم منور احمد خان صاحب ربوہ لکھتے ہیں۔ ہماری والدہ صاحبہ مکرمہ سعیدہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم بہار خان صاحب مرحوم جو کہ حضرت مولوی محمد عثمان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور سابق امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں مورخہ 13 اگست 2001ء کو صبح تقریباً ساڑھے چار بجے ڈیرہ غازی خان میں وفات پا گئیں۔ آپ کی عمر تقریباً 70 سال تھی۔ محترمہ والدہ صاحبہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے موصیہ تھیں۔ آپ کا جسد خاکی ڈیرہ غازی خان سے ربوہ لایا گیا۔ اسی روز نماز مغرب کے بعد "بیت الناصر" دارالرحمت غربی میں آپ کا جنازہ مکرم نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور تدفین کے بعد مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب نائب ناظر امور عامہ نے دعا کروائی۔ احباب سے ان کی مغفرت و بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
خورشید
100% خالص معجون ومرکبات۔ مشروبات وعرقیات
نیز جڑی بوٹیاں صاف ستھری اور بارعایت طلب فرمائیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ فون 211538

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

پاکستان معاملہ سلجھا سکتا ہے امریکہ کے سابق نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ نے کہا ہے کہ پاکستان، سعودی عرب اور عرب امارات افغانستان میں قید غیر ملکی امدادی کارکنوں کا معاملہ سلجھانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

نکیال سیکٹر پر فائرنگ اور گولہ باری نکیال سیکٹر میں کنٹرول لائن پر پانچ ماہ کے طویل وقفہ کے بعد بھارتی فوج نے اچانک شدید گولہ باری اور فائرنگ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جس سے 11 افراد شدید زخمی ہو گئے۔

کوفی عنان کی افغان پالیسی اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کی اس تجویز کا محتاط خیر مقدم کیا ہے۔ جس میں انہوں نے افغانستان کے بارے میں نئی پالیسی بنانے پر زور دیا ہے۔

عراق پر فضائی حملے جنوبی عراق میں امریکہ اور برطانیہ کے فضائی حملوں میں تین افراد شہید اور 15 زخمی ہو گئے۔ لڑاکا طیاروں نے بصرہ اور تیقار صوبوں میں عراق کی شہری تنصیبات پر بمباری کی جس کے نتیجے میں 3 شہری ہلاک ہو گئے۔

چیچنیا میں ٹینک اور فوجی گاڑی تباہ روس کی علیحدگی پسند مسلم اکثریت چیچنیا میں بارودی سرنگ پھٹنے سے ٹینک اور فوجی گاڑی تباہ ہو گئی اور دو فوجی بھی ہلاک ہوئے۔

اسرائیل اور فلسطین میں فائر بندی امریکہ سمیت عالمی دباؤ کے باعث اسرائیل اور فلسطین کے درمیان فائر بندی کا معاہدہ ہو گیا ہے اور اسرائیلی فوج مقبوضہ فلسطینی علاقے بیت جالا سے واپس چلی گئی ہے۔

یوگوسلاویہ پر اسلحہ پابندیاں برقرار اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور امریکہ نے یوگوسلاویہ پر ہتھیاروں سے متعلق عائد پابندیاں ہٹانے کا عندیہ دیا ہے۔ تاہم جبکہ مستقل ممبر فرانس نے کہا کہ جمہوری حکومت کے قیام تک پابندیاں برقرار رہیں گی۔

نیپال میں مذاکرات شروع نیپالی دارالحکومت سے 20 میل دور گھوداوری کے مقام پر حکومت اور کمیونسٹ باغیوں کے نمائندوں کے درمیان مصالحتی مذاکرات شروع ہو گئے ہیں۔

تاجک سرحد پر روسی فوج کی فائرنگ تاجکستان میں تعینات روسی فوجیوں نے افغانستان سے آنے والے دو ڈرگ سمگلروں کو ہلاک کر دیا جو 41 کلو گرام ہیروئن سمگل کر کے تاجکستان لا رہے تھے۔

دل کی جملہ تکالیف، گھبراہٹ، بلڈ پریشر، غم کی فوری دوا
ایمرجنسی ٹانک GHP-55/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت -/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

برٹش ہائی کمیشن کی طرف سے ویزہ کے حصول کے لئے ہدایات برٹش ہائی کمیشن اسلام آباد کی طرف سے برطانوی ویزہ کے حصول کے خواہش مند افراد کے لئے خصوصی ہدایات جاری کی ہیں۔ اور واضح کیا ہے کہ ویزہ سیکشن پیر سے جمعہ تک مقررہ اوقات میں درخواستیں قبول کرتا ہے۔ ضروری ویزہ درخواست دہندگان کو ہی داخلے کی اجازت دی جاتی ہے۔ جو لوگ ویزے کی درخواست دینے پر غور کر رہے ہیں ان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ ان شرائط کے متعلق ویزہ سیکشن کی معلوماتی کھڑکی سے یا اس ہائی کمیشن ویب سائٹ سے پیشگی معلومات حاصل کر لیں۔

www.britainonline.org.pk

درخواست دہندگان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ چوروں یا دغا بازوں سے ہوشیار رہیں جو خود کو ہائی کمیشن کا عملہ ظاہر کریں یا پولیس کے اہلکار جو ہو سکتا ہے کہ ویزہ درخواست دہندگان سے رقم طلب کریں۔ ویزہ درخواست دہندگان کو یہ بھی یاد دہانی کروائی جاتی ہے کہ ہائی کمیشن درخواستوں کو زیر عمل لانے کے لئے رقم کی ادائیگی طلب کرتا ہے نہ کہ ویزہ جاری کرنے کے لئے لہٰذا جن درخواست دہندگان کو ویزہ سے انکار ہو گا ان کو درخواست کی فیس واپس نہیں کی جائے گی۔

بقیہ صفحہ 6

سوار ہونے سے قبل جرمنی کے احباب کو حضور انور نے شرف معانقہ سے نوازا اور خاکسار کی باری پر فرمانے لگے، تم موٹے ہو گئے ہو، اور آگے بابر مرحوم پر نگاہ پڑتے ہوئے جملہ میں اضافہ فرما دیا، تھوڑے سے۔ مرحوم بابر نوجوانوں میں بہت مقبول تھے اور وقار عمل میں نہایت دل لگا کر کام کرتے اور کرواتے تھے۔ ان کا ایک بار سینہ کا اپریشن ہو چکا تھا۔ ان کی تکلیف کے بارہ میں خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں دعا اور دوا کیلئے علامات کی تفصیل لکھ کر بھجوائی تو حضور انور نے ازارہ شفقت دعا بھی کی اور دوا بھی تجویز فرمائی جو بابر صاحب کو پہنچا دی گئی اور مرحوم ایک بار خطرہ کی حالت سے باہر آ گئے اور معمول کے کاموں میں مشغول ہو گئے۔ وفات سے کچھ روز قبل ان کو پھر ہسپتال میں جانا پڑا اور اگرچہ بظاہر اتنی خدشے والی بات نظر نہیں آتی تھی لیکن اچانک زندگی 23 جنوری 1999ء کو اپنے ناپائیدار ہونے کا ثبوت دے دیا اور ہمیں ان کے جنازہ کو اٹھانے پر مجبور کر دیا جن کو ایک طفل کے طور پر پروان چڑھتے، جوانی میں داخل ہوتے اور دین کے کاموں میں قد آور حیثیت سے قربانیاں کرتے دیکھا۔ ایسے تسکین ملتی تھی لیکن۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 31- اگست- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 24 زیادہ سے زیادہ 43 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ یکم ستمبر غروب آفتاب: 6-35
☆ اتوار 2 ستمبر طلوع فجر: 4-17
☆ اتوار 2 ستمبر طلوع آفتاب: 5.41

کالاباغ ڈیم بننا چاہئے انڈس ریور سسٹم اتھارٹی (ارسا) کے سیکرٹری نے انکشاف کیا ہے کہ ارسا کے تمام ارکان کی متفقہ رائے ہے کہ کالاباغ ڈیم بننا چاہئے لیکن اس سلسلے میں سندھ نے کچھ خدشات کا اظہار کیا ہے جن کو دور کرنا چاہئے- انہوں نے یہ بات ایک پریس کانفرنس کے دوران کہی- ان سے پوچھا گیا کہ کیا ہر سال دریائے سندھ کا فالتو پانی سمندر میں ضائع ہو رہا ہے- اس کے ضیاع کو کس طرح روکا جا سکتا ہے- اس موقع پر موجود ارسا کے چیف انجینئر نے کہا کہ نئے آبی ذخائر بنانے چاہئیں جن میں کالاباغ ڈیم کی تعمیر بھی شامل ہے- ارسا کے سیکرٹری نے کہا کہ انڈس سسٹم میں مزید پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش نہ ہونے کے باعث فالتو پانی کو سمندر میں جانے سے نہیں روک سکتے-

آئینی ترامیم پر کام اکتوبر سے شروع ہوگا
وفاقی وزیر قانون نے کہا ہے نئے بلدیاتی نظام کے تحت کام شروع ہونے کے بعد اے سی مجسٹریٹوں کی عدالت میں پیدا ہونے والی پیچیدگیوں سمیت دیگر کئی مسائل سامنے آئے ہیں- جنہیں حل کرنے کے لئے برق رفتاری سے کام ہو رہا ہے- وہ لاہور کے نیشنل ہاکی سٹیڈیم میں ایک اجلاس کے بعد اخبار نویسوں سے گفتگو کر رہی تھیں- انہوں نے کہا دہشت گردی کی عدالتوں کے ججوں' ان عدالتوں میں پیش ہونے والے گواہوں اور دیگر متعلقہ اشخاص کو تحفظ دینے کے لئے تحت قانون بنا دیا گیا ہے- انہوں نے کہا تا حال وزارت قانون کے پاس آئین میں ترامیم کے حوالے سے کوئی تجویز نہیں آئی تاہم صدر مملکت نے ستمبر 2001ء کے بعد اس بارے میں متعدد تبدیلیاں لانے کے لئے کہا ہے-

جہادی تنظیموں کو اسلحہ ظاہر کرنا ہوگا وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ جہاد کے نام پر کسی کو بھی اسلحہ رکھنے یا نمائش کی اجازت نہیں دیں گے اور اس پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا- لشکر جھنگوی اور سپاہ محمد پر پابندی لگا کر سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ کو یہ پیغام دے دیا ہے کہ ان پر کڑی نگاہ ہے- اس وارننگ کے بعد بھی وہ تحریر و تقریر کے ذریعے منافرت پھیلاتے رہے تو ان سے نبٹیں گے-

نفرتیں پھیلانے والے عناصر پر قابو پانے کی ضرورت ہے صدر مملکت جنرل مشرف نے تمام باہمی تعصبات کو چھوڑ کر ملکی ترقی کے لئے مل جل کر کام کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اتحاد و اتفاق کے بغیر پاکستان کی ترقی ممکن نہیں- فرقہ واریت' پنجابی' پٹھان' مہاجر اور سندھی ہونے سے زیادہ نقصان دہ ہے- فرقہ واریت کی آڑ میں ایک دوسرے کو مارنے سے ملک کا نقصان ہو رہا ہے- نفرتیں پھیلانے والے مٹھی بھر عناصر پر قابو پانے کی ضرورت ہے-

ایک لاکھ تک کے کھاتہ داروں کو اجازت
اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے 5 ستمبر سے این ڈی ایف سی کے ایک لاکھ روپے تک کے انفرادی کھاتہ داروں کو اصل رقم نکلوانے کی اجازت دے دی ہے- اس سلسلہ میں سٹیٹ بنک کی جانب سے جاری ہونے والے اعلان میں کہا گیا ہے کہ این ڈی ایف سی کے آڈٹ کے بعد اکتوبر کے تیسرے ہفتے سے ایک لاکھ روپے سے 5 لاکھ روپے تک ڈیپازیٹرز کو ادائیگی کی جائے گی-

ریٹائرڈ ملازمین کو کنٹریکٹ پر رکھنے کی شرائط میں ترمیم حکومت نے ریٹائرڈ ملازمین کو کنٹریکٹ پر دوبارہ ملازم رکھنے کی منظور شدہ شرائط میں ترمیم کی ہے- جس کے تحت کنٹریکٹ ملازمین کی کم از کم تنخواہ ریٹائرمنٹ کے وقت کی تنخواہ کی سطح پر مقرر ہوگی اور پنشن متاثر نہیں ہوگی-

پولیس کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ این ڈی ایف سی ایوارڈ زیر پنجاب کے موقف کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا لیکن اس کے لئے اجلاس میں مفاہمت سے کام لیا جائے گا- انہوں نے کہا کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں چیک اینڈ بیلنس رکھا ہے- یہ کہنا غلط ہے کہ پولیس کو لامحدود اختیارات کے تحت کھلی چھٹی دی جا رہی ہے ہم امن و امان کی صورتحال سے مکمل طور پر مطمئن نہیں- پولیس کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں-

پاکستان اور بھارت کو ایٹمی طاقت بنایا
برطانیہ میں مقیم ایک تاجر کو برطانیہ کی ایک عدالت نے اس بات کا مورد الزام ٹھہرایا ہے کہ اس کی مدد سے پاکستان جوہری طاقت بننے میں کامیاب ہوا- بی بی سی کے مطابق عدالت نے اس پر جوہری استعمال کی ٹیکنالوجی برآمد کرنے کے تین معاملات میں فرد جرم عائد کی ہے اور کہا کہ اس نے حرارت اور پیائش کی مشینوں کو ضروری لائسنس کے بغیر پاکستان برآمد کیا-

خام مال پر ڈیوٹی ختم وفاقی وزیر تجارت نے کھاد پالیسی 2001ء کا اعلان کر دیا ہے- کراچی میں پریس کانفرنس میں پالیسی کی تفصیلات بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کا بڑا مقصد کاشت کاروں کو مناسب قیمتوں پر کھاد کی فراہمی اور کھاد کے شعبہ میں آئندہ 100 سال کے دوران ایک ارب 20 کروڑ ڈالر کی سرمایہ کاری کرانا ہے اور کھاد کارخانوں کے لئے درکار خام مال پر ڈیوٹی بھی ختم کر دی گئی ہے-

ایشین کرکٹ چیمپئن کا احوال قومی کرکٹ ٹیم نے ایشین کرکٹ چیمپئن شپ کے دوسرے روز تین کھلاڑی آؤٹ پر 546 رنز بنا کر اننگز ڈیکلیئر کر دی میچ کے اختتام پر بنگلہ دیش نے تین کھلاڑی آؤٹ پر 55 رنز بنائے- اور پاکستان کی جانب سے کئی سنچریاں بنائی گئیں-

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز سبزی منڈی- اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

ماڈرن کاہلوں موٹرز
2/2 دارالفضل سرگودھا روڈ ربوہ کے لئے مکینکس- ڈنٹر پینٹر کار واش اور شوروم کے لئے خواہشمند افراد کی ضرورت ہے
فون نمبر 04524-214514

مکان برائے فروخت
ایک ڈبل سٹوری مکان برائے فروخت واقعہ پلاٹ نمبر 24 بلاک نمبر 1 دارالعلوم غربی ربوہ مکان کا کل رقبہ 1 کنال 10 مرلے ہے- گیارہ بیڈ روم' نو اٹیچ باتھ' ایک ڈرائنگ و ڈائننگ روم امریکن کچن' ایک بڑی کار پارکنگ' اور ٹی وی لاؤنج پر مشتمل ہے درج ذیل سے رابطہ کریں-
1- عزیز عباسی- کیوریٹو ڈسٹری بیوٹرز گولبازار ربوہ فون 211283-211047
2- عبدالرشید فاروقی- کراچی فون نمبر 29-6342628
از طرف عذرا عباسی C/6-334 فیڈرل بی ایریا- کراچی

خوشخبری
سندھی بیڈ کور + سندھی بیڈ شیٹ انڈین سوسی اور جارجٹ کے ان سلے سوٹ اب آپ کے شہر میں
اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر ملحقہ کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
فون نمبر 212866

ایف- اے انگلش پرچہ A,B
نیشنل کالج میں طلباء و طالبات کے اصرار پر F.A اور F.Sc کے مضمون انگریزی پرچہ اے اور بی کی تیاری طلباء اور طالبات کے لئے الگ الگ کلاسز کا اجراء مورخہ 10 ستمبر 2001ء سے کیا جا رہا ہے اگر آپ کم وقت میں معیاری نوٹس سے یقینی کامیابی کے متمنی ہیں تو داخلہ کے لئے فوری رابطہ کریں-
نیشنل کالج ربوہ
23- شکور پارک ربوہ فون 212034

خوشخبری خواتین
ایبکس سافٹ لیڈیز سیکشن میں کسی بھی عمر اور معیار تعلیم کے ساتھ خواتین کے لئے
کمپیوٹر ٹریننگ و ڈریس ڈیزائننگ (جدید سلائی)
کے کورسز میں لیڈیز سٹاف کے ساتھ داخلہ شروع ہے۔
ABACUS 21/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون 211668, 213694

بچوں کے لئے مفید کیوریٹو ادویات

① BABY TONIC	20/-	بچوں کی کمزوری' سوکھے پن اور دانت نکالنے کی تکلیف کے لئے کامیاب دوا ہے
② BABY POWDER	15/-	بچوں میں قے اور دستوں کے لئے مفید ہے
③ BABY GROWTH COURSE	50/-	کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما اور جسمانی توانائی کے لئے کامیاب دوا ہے-
④ DWARFISHNESS COURSE	200/-	قد کا چھوٹا ہونا' جسم کی کمزوری اور رکی ہوئی نشوونما کے لئے مفید کورس ہے-
⑤ PICA COURSE	35/-	بچوں میں کیلشیم کی کمی دور کرنے کے لئے اور مٹی کھانے کی عادت چھڑانے کے لئے
⑥ ANTI CARIES FOR BABIES COURSE	35/-	بچوں کے دانتوں کو کیڑا لگنے کے لئے

ادویات ڈیلر یا پھر اپنے شہر کے سٹاکسٹ یا ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گول بازار ربوہ

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل- 61